

## کتاب نما

مطالعہ سیرت عہد بہ عہد (تخصیص محاضر سیرت از ڈاکٹر محمود احمد غازی)، مرتب: محمد رضا تیمور۔  
ناشر: قرطاس، عثمان پلازا، بلاک ۱۳-بی، گلشنِ اقبال، کراچی۔ صفحات: ۵۷۱۔ ہدیہ: ۲۵۰ روپے۔  
۱۲) مختصر ابواب پر مشتمل یہ کتاب ڈاکٹر محمود احمد غازی مرحوم کے خطبات سیرت کا خلاصہ ہے،  
جسے مرتب نے بہت محنت کے ساتھ احادیث کی تحریخ اور جامع حوثی کے ساتھ ترتیب دیا ہے۔  
مرتب نے مقدمے میں بعض معروف نکات اٹھائے ہیں جن کا تعلق تاریخ کے نفس مضمون اور  
سیرت کے عمومی تصور سے ہے۔ باب اول میں مطالعہ سیرت کی ضرورت و اہمیت پر غازی صاحب  
کے مطالعہ سیرت کے نتیجے میں بیان کردہ خطاب کے اہم پہلو تحریر کیے گئے ہیں۔ ان کی یہ بات  
درست ہے کہ مطالعہ سیرت کی اہمیت مسلمانوں اورغیر مسلموں دونوں کے لیے ہے (ص ۲۷)۔  
اگلے باب میں سیرت اور علوم سیرت کا تعارف کرایا گیا ہے۔ اس سے وابستہ تیرا باب ہے جس  
میں بعض باتیں مکر اور بعض اضافی بیان کی گئی ہیں۔ اس باب میں تاریخی جائزے میں اہم  
سیرت نگاروں کا اختصار سے تعارف شامل ہے۔ مستشرقین نے نہ صرف واقدی بلکہ ایسی کتب کو بھی  
اپناؤ ربعہ معلومات بنایا ہے جو تاریخی اصول تنقید کی روشنی میں تحریر نہیں کی گئیں، جیسے کتاب الاغانی۔  
مصنف نے واقدی کے حوالے سے اس عام تصور کی وضاحت کر دی ہے کہ تمام تر احتیاط کے باوجود  
اس کی تاریخی معلومات میں تاریخیت پائی جاتی ہے۔ (ص ۸۰-۸۷)

مصنف نے مدینہ کی اسلامی ریاست کی معاشرت و میشیت کے حوالے سے ساتویں باب میں  
تیقی معلومات کا خلاصہ پیش کیا ہے۔ کلامیات سیرت، فقہاء سیرت، دو ایسے موضوع بھی اٹھائے  
گئے ہیں جو عموماً کتب سیرت میں زیر بحث نہیں لائے جاتے۔ پھر عظیم میں مطالعہ سیرت کا تاریخی  
جاڑہ پیش کیا گیا ہے جو اسلامی تاریخ اور عام تاریخ کے طلبہ کے لیے بھی مفید ہے۔ دو جدید میں  
مطالعہ سیرت کا جاڑہ بھی معلومات افرا ہے۔ آخری باب میں تجویز کیا گیا ہے کہ عمرانی علوم کی

علمی و تحقیقی حکمت عملی (Research Methodology) سے مدد لیتے ہوئے سیرت پاک سلسلے کے بعض ایسے پہلوز تحقیق آنے چاہیں جن پر ابھی تک زیادہ توجہ نہیں دی گئی۔ سیرت پاک پر یہ ایک مفید کتاب ہے، جسے عمومی سطح پر مطالعہ لانے کا اہتمام ہونا چاہیے۔ (ڈاکٹر انیس احمد)

**قروانِ اولیٰ کا ایک مدرس تاریخی، ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر۔** ناشر: قرطاس، فلیٹ نمبر ۱۵-A، گلشنِ امین ٹاؤن، گلستانِ جوہر، بلاک ۱۵، کراچی۔ صفحات: ۱۵۳۔ قیمت: ۱۴۰ روپے۔

پاکستان کے علمی اور ادبی حلقوں میں ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر، پروفیسر شعبہ اسلامی تاریخ، جامعہ کراچی کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ علمی تحقیق، شعر و ادب اور خود نوشت، غرض ہر شعبے میں ڈاکٹر صاحب نے اعلیٰ معیاری تصانیف پیش کی ہیں۔ زیرِ نظر کتاب ایک ایسیٰ تحقیقت سے تعلق رکھتی ہے، جس کے عقائد نے امت مسلمہ کے ایک محدود حصے کو متاثر کیا اور اپنی قدر بیمیا جدید پکل میں ان میں سے بعض عقائد کے آثار آج تک مشاہدہ میں آتے ہیں۔

مؤرخ کاظم غیر جانب دار، حقائق کا مبتلاشی اور بے باک نہ ہوتا غیر محسوس طور پر ذاتی وابستگی اور بعض اوقات تعصب کا شکار ہو جاتا ہے۔ ہاں، اگر وہ اپنے تعصبات سے خود آگاہ ہوتا تو توازن و اعتدال کا دامن نہیں چھوڑتا۔ مغرب زدہ مسلم مؤرخین تاریخ کی تاریخ کے بیان میں جرم تاریخ دان Ranke کو حقائق پرست، تاریخ نگاری کا علم بردار سمجھتے ہیں، جب کہ تصور تاریخ، جدیاتی فکر سے متاثر ہو یا مادیت یا سرمایہ دار نہ طرز فکر کا اسیہ ہو، حتیٰ کہ نہاد سائنسی فک طریق تحقیق سے وابستہ ہو، داخلی وابستگی سے آزاد نہیں ہو سکتا۔ مؤرخ حقائق کا مطالعہ اور تجزیہ کرتے وقت یہ بھول جاتا ہے کہ اس نے جو عینک زیب ناک کر رکھی ہے وہ حقائق کی صداقت تک پہنچنے میں اس کی رائے پر غیر محسوس طور پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ آج اردو زبان جس مقام پر پہنچ گئی ہے اس میں سلیس اردو کی ہترخیر پڑھ کر تقویت ہوتی ہے۔ (ڈاکٹر انیس احمد)

**کلیات عنایت، عنایت علی خاں۔** ملنے کے پیغمبر: منشورات، منصورة، لاہور۔ فون: ۰۰۹۲-۳۵۲۵۲۳۱۔

اکیڈمی بک سنٹر، کراچی۔ فون: ۰۲۱-۳۶۳۳۹۸۳۰۔ صفحات: ۲۷۲۔ قیمت (مجلد): ۵۰۰ روپے۔

جناب عنایت علی خاں کی شہرت تو طنز و مزاح کے شاعر کی ہے اور یہ ہے بھی سچ۔

وہ مشاعروں میں اسی مزاحیہ کلام سے دھوم مچاتے ہیں مگر ان کے کسی مجموعے کو دیکھ کر اور بالخصوص کلیات کو دیکھ کر یہ واضح احساس ہوتا ہے کہ ان کو محض طنز و مزاح کا شاعر سمجھنا ان کے ساتھ انصاف نہیں ہوگا۔ وہ ایک دردمند، محبت وطن اور حالاتِ حاضرہ سے باخبر شاعر ہیں۔

انھیں ہر صنف میں اپنی بات کہنے کا ہنر آتا ہے۔ محرب کار، افراد ہو یا راج کہانی یا 'ورلد کپ' جوان کی سب سے زیادہ مشہور نظم ہے، کسی کو بھی دیکھیے آپ کو محسوس ہو گا کہ ان کے پاس کہنے کو بہت کچھ ہے اور پیش کرنے کا سلیقہ بھی۔ صرف ایک نظم کا ایک بند دیکھیے:

هم ہیں صاحب، ہم کو درٹے میں ملی یہ صاحبی      ایک پی او، ایک شوفر، گیٹ پر دو سنتری  
ہے شہنشاہی جسے سمجھا ہے تم نے نوکری      قوم کے افراد سارے ہیں ہمارے خدمتی  
عنایت صاحب کے کلام میں نعت اور حمد کا تذکرہ بھی ہے مگر کسی قدر کم کم ہے۔ لیکن یہ کم

بھی بہت خوب ہے۔

ان کی شہرت تو ضرور ایک شاعر کی ہے مگر وہ مصنف ہیں، محقق ہیں، مترجم ہیں اور  
نمہب پر کامل اعتماد رکھنے والے عالم باغیل ہیں۔ تمام زندگی پڑھتے پڑھاتے گزری ہے۔ ان کی نظم  
'ٹیوڑ پڑھیے تو علم کی ناقدری کا بھرپور احساس ہوتا ہے۔

کلیات کی اشاعت پر ان کو مبارکباد تو دی جائی ہے مگر ابھی ان سے اور بھی بہت سی  
توقفات ہیں جو ان شاء اللہ پوری ہوں گی۔

۶۷۲ صفحات کی اس کتاب میں ۱۵۰ سے زائد صفحات پر شاعر خوش کلام کے بارے میں  
نامی گرامی شخصیات کا اظہار خیال ہے۔ یہ تحریریں شاعر کی شخصیت، ان کے مقام، ان کے کلام، ان  
کی ذاتی زندگی، اخلاق و کردار، رویوں اور سوچ و فکر سب کے بارے میں گواہی پیش کرتی ہیں۔ جو  
تحریریں بعد میں لکھی جاتی ہیں عنایت صاحب نے سامنے ہی لکھوائی ہیں۔

گواہی دینے والوں میں نعیم صدقی، ضمیر جعفری، مشق خواجه، تابش دہلوی، انور مسعود،  
افتخار عارف، ڈاکٹر طاہر مسعود، ابو نشر اور دیگر شامل ہیں۔ عطاء الحق قاسمی نے انھیں شاعروں کا  
لپرس قرار دیا ہے۔ عنایت صاحب نے خود اپنے حالات بھی لکھ دیے ہیں کہ سندر ہے۔ ایک تحریر  
ہمزاد خاں کی بھی ہے۔ کلیات، عنایت علی خاں کی یادگار ہے اور اللہ انھیں زندگی اور صحت دے اور

سلسلہ عنایت از راہ عنایت جاری رہے اور اہل ذوق کو کلیات کے دوسرا تیسرا ایڈیشن نصیب ہوں۔ (وقار احمد زبیری)

ارمغانِ خورشید، مرتب: ڈاکٹر زاہد منیر عامر۔ ناشر: پنجاب یونیورسٹی پرنسپل، لاہور۔  
صفحات: ۵۲۲+۵۰۰۔ قیمت: ۱۸۰ روپے۔

اُردو میں اہل علم و ادب اور اکابرِ ملک و ملکت کی خدمات کے اعتراف میں ارمغان یا یادگاری کتاب پیش کرنے کی ایک روایت برسوں سے چلی آرہی ہے۔ مسلمہ روایت میں تو 'ارمغان علمی' متعلقہ شخصیت کی دلچسپی کے موضوعات پر غیر مطبوعہ علمی مضامین پرمنی ہوتی ہے۔ اُردو میں ایسے ارمغانوں کی تعداد تقریباً دو درجن ہے (انگشت شناز نہیں جیسا کہ زیرِ نظر مجموعے میں بتایا گیا ہے)۔ زیرِ تبصرہ کتاب ان معنوں میں تو 'ارمغان علمی' نہیں مگر پروفیسر ڈاکٹر سید محمد خورشید الحسن رضوی (ولادت: ۱۹۴۲ء، امتحنی ۱۹۷۲ء) کی شخصیت، حالت زندگی، تصانیف و تالیفات، شاعری وغیرہ پر مطبوعہ مضامین اور تبصروں کا ایک خوب صورت مجموعہ ہے جسے ان کے شاگرد ڈاکٹر زاہد منیر عامر نے (جو خود بھی ایک بڑے نام و راستاد، محقق، مصنف اور شاعر ہیں) بڑی محنت اور مجتہد سے تیار کر کے پیش کیا ہے۔

خورشید رضوی اُن 'پرانگنداط' لوگوں میں سے ہیں جن کی تعداد ہمارے معاشرے سے روز بروز گھٹتی جا رہی ہے۔ صاحبان علمیت و ذہانت تول جاتے ہیں مگر بے غرض، بے ریا اور نام و نہود کی خواہش سے بے نیاز (خورشید رضوی ایسے) کم ہی ملتے ہیں۔ اس کتاب میں رضوی صاحب کے بارے میں ان کے بعض اساتذہ کی آرائی شامل ہیں، مثلاً: ڈاکٹر سید عبداللہ، ان کی 'دانش و رانہ صلاحیتوں' کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "خورشید رضوی کے عربی زبان و ادب کے غیر معمولی علم نے مجھے نمایاں طور پر ممتاز کیا"۔ ڈاکٹر ایں ایم زمان فرماتے ہیں: "ڈاکٹر خورشید رضوی کے تحقیقی مضامین پر نظر ڈالیں تو یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ وہ ایک سنجیدہ، محتاط، ذہین و طباع، محقق و مفکر ہیں یا صاحب طرز ادیب.....؟ وہ یہ سمجھی کچھ ہیں"۔ اسی طرح ڈاکٹر صوفی محمد ضیاء الحق کو ہزاروں طالب علموں میں سے "صرف ایک ہونہا رنوجوان [خورشید رضوی] میں علماء سلف رحمہم اللہ کے اوصافِ عالیہ کی کچھ جھلک نظر آئی"۔

اساتذہ کی ان آراء کے ساتھ رضوی صاحب پر اردو کے نام و رادیوں، شاعروں، صحافیوں اور نقادوں کے مختصر اور طویل مضامین بھی شامل ہیں۔ یہ مضامین خورشید صاحب کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں (ابطور شاعر، ابطور محقق، ابطور نقاد، ابطور مترجم) کا احاطہ کرتے ہیں۔ مؤلف نے مجموعے کو مزید و قیع اور روشن کرنے کے لیے خود خورشید صاحب کے تین خطبات صدارت، مصاجب (انٹرویو) اور مکاتیب بھی (مع پچھے انگریزی تحریرات) شامل کر دیے ہیں۔

یہ بہت خوش آئند بات ہے کہ ایک ایسے شخص پر، جس کا ادب میں کوئی دھڑکنیں ہے اور وہ ترقی پسند بھی نہیں ہے اور شہرت کا طلب گار بھی نہیں، اتنی بڑی تعداد میں لکھنے والوں نے ازخود لکھا ہے، لیکن دوسرا طرف یہ بات افسوس اور تشویش کی ہے کہ ہماری جامعات اور علمی و تحقیقی اداروں نے خورشید رضوی ایسے نادر روزگار عالم سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ یہ الگ بات ہے کہ انہوں نے ستائش کی تمنا اور صلے کی پرودا کیے بغیر، انہی دھن میں عربی ادب پر بمثال تحقیقی و تقدیمی کام کیا ہے۔

مرتب کا ذوقی تالیف و ترتیب بھی قابل داد ہے۔ انہوں نے مجموعے کو دل چسپ بنانے اور پیش کش کو نہایت خوب صورتی سے سامنے لانے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔ لیکن اگر وہ زیر نظر نہیں آسان کام کے بجائے اصل ارمنان علمی تیار کرتے تو اور زیادہ مبارک باد کے مستحق اور 'مرداں چینیں کنند' کا مصدقہ ہوتے۔ (رفعیع الدین پاشمی)

**اُردو اِملَا کے اصول**، پروفیسر ایم نذری احمد تھنہ۔ ناشر: قریشی برادرز پبلیشورز۔ ۲۔ اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۱۲۰۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

زیر نظر کتاب غالباً مصنف کا ایم فل اُردو کا تحقیقی مقالہ ہے۔ اشاعت کے موقعے پر ممکن ہے اس میں ترائم اور تبدیلیاں کی گئی ہوں۔ مصنف نے ایم فل اُردو کے لیے اُردو قاعدہ، تحقیقی و تقدیری مطالعہ کے عنوان سے تحقیقی مقالہ لکھا جس میں اِملَا اور رسم الخط کے مسائل بھی زیر بحث آئے تھے۔ انہی مسائل کی وضاحت اور حل کے سلسلے میں انہوں نے زیر نظر کتاب تصنیف کی ہے۔ اس میں ان کے تحقیقی مقالے کا ایک حصہ بھی شامل ہے۔

اُردو زبان بالعموم خط نستعلیق میں لکھی جاتی ہے جو ہمارے نزدیک دنیا کا سب سے خوب صورت رسم الخط یہی ہے۔ لیکن جہاں اِملَا درست نہ ہوا اور اِملَا میں کیسانیت کا فقدان ہو،

وہاں اردو کی خوب صورتی ماند پڑ جاتی ہے۔ مصنف کی خواہش بجا ہے کہ اردو لکھنے والا ہر شخص درست املا لکھنے۔ اس کے لیے انہوں نے درست املا کے اصول بھی بتائے ہیں، مثالیں بھی دی ہیں اور ۲۱ صفحات کا ایک لغت بھی شامل کتاب کیا ہے۔ اس میں درست املا میں ۵۰۰ سے زائد الفاظ دینے کے ساتھ ان کے لغوی معنی بھی دیے گئے ہیں۔

درست املا کی اہمیت اپنی جگہ مگر زبان کی خوب صورتی املا کے علاوہ الفاظ کی آسودگی سے بھی متاثر ہوتی ہے بلکہ زبان بگڑ جاتی ہے۔ ہمارے اخبارات، ریڈیو، ٹیلی وژن اور مقررین مل جل کر اس بگاڑ میں اپنا اپنا حصہ ڈال رہے ہیں، مثلاً: انگریزی الفاظ کا بے جا اور غیر ضروری استعمال۔ اسی طرح اردو الفاظ کے جمع بنانے میں اردو کے بجائے انگریزی اصولوں اور قاعدوں کو اپناتا غیرہ۔ مصنف کو املا کے ساتھ ساتھ اس پہلو پر بھی توجہ دینی چاہیے تھی۔

اردو املا کا الیمہ یہ ہے کہ نہ صرف افراد (مصنف، خوش نویں، پروف خوان) بلکہ ادارے (علمی و ادبی انجمنیں، جامعات کے اشاعتی شعبے، ناشر وغیرہ) بھی املا کے مسلمہ اصولوں کی پاس داری نہیں کرتے۔ یوں وہ بھی زبان کی آسودگی بڑھانے میں شامل ہیں۔

زیرِ نظر کتاب میں لیے کوئے، دیے کوئے، رشید حسن خاں کو رشید حسن خاں اور ہبیت کو ہبیت لکھا گیا ہے، جوان الفاظ کا درست املا نہیں ہے۔ کتاب میں رُموزِ اوقاف پر بھی بحث ہے مگر مصنف کے اپنے دیباچے میں رُموزِ اوقاف کا اہتمام نہیں ملتا۔ کتابت کی اغلات بھی کم نہیں اور پروف ریڈنگ بھی احتیاط سے نہیں کی گئی۔ ان خامیوں کے باوجود مصنف کی کاوش قابل قدر ہے۔ اُمید ہے آیندہ ایڈیشن میں وہ کتاب کو بہتر اور مفید تر بنائیں گے۔ (رفیع الدین پاشمی)

علامہ اقبال نذر ی نیازی تحقیق و ترتیب: قاسم محمود احمد۔ ناشر: السدیں پبلیکیشنز، لاہور۔

فون: ۰۳۰۵۹۸۰۱-۰۳۰۵۹۸۰۱۔ صفحات: ۲۲۳۔ قیمت: ۳۵۰ روپے۔

علامہ اقبال کے افکار جس طرح شاعری میں اپنی ندرت اور تاثیر کے باعث قبول خاطر ہیں، اسی طرح نثر میں بھی ان کے نظریات واضح ہیں۔ ان کے خطوط کے ۱۲،۱۰ مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔  
زیرِ نظر مجموعہ مکاتیب سید نذر ی نیازی کے نام ۸۷ خطوط پر مشتمل ہے۔ دو خطوط نذر ی نیازی

کے نام نہیں، تاہم وہ بھی اس مجموعے میں شامل ہیں۔ سید زیر نیازی نے ۱۹۵۷ء میں یہ خطوط مکتوباتِ اقبال کے عنوان سے شائع کیے تھے۔ اب یہ مکاتیب متن کی تصحیح کے بعد شائع کیے گئے ہیں۔ ان خطوط کی عکسی نقول مرتب کو اقبال اکادمی سے حاصل ہو گئی تھیں۔ سید زیر نیازی کے شائع کردہ مکتوباتِ اقبال میں سیکڑوں اغلاط تھیں اور غیر ضروری طویل جواشی تھے جو زیر نظر مجموعے میں حذف کر دیے گئے ہیں۔ سید زیر نیازی کے نام یہ خطوط ۱۹۳۷ء سے ۱۹۴۹ء تک کے عرصے میں تحریر کیے گئے۔ علامہ اقبال نے ان خطوط میں اپنی تصینفات، بعض شخصیات، اپنے اسفار، علمی کانفرنسوں میں شرکت، اور اپنی یماری وغیرہ کا ذکر کیا ہے اور بعض خطوط میں علمی مسائل پر کلام کیا ہے۔

مرتب نے سید زیر نیازی کی کتاب مکتوباتِ اقبال کی تصحیح کرتے ہوئے اگرچہ بہت سی اغلاط کی درستی کی ہے جس کے باعث زیر نظر مجموعہ پہلے مطبوع نئے مکتوباتِ اقبال کی نسبت بہتر حالت میں ہے۔ تاہم زیر نظر تصحیح کردہ نسخے میں بھی متعدد اغلاط موجود ہیں۔ بعض خطوط کے عکس دے دیے جاتے تو بہتر ہوتا۔ مرتب نے مکاتیب کے متن کی صحت کا خیال رکھنے کی کوشش کی ہے، تاہم پروفیٹ کے بجائے ذمہ دارانہ احساس کے ساتھ احتیاط سے پڑھے جاتے تو یہ اغلاط نہ رہتیں۔ (ظفر حجازی)

## تعارف کتب

⦿ زندگی اسوہ رسول<sup>ؐ</sup> کے سنگ، علامہ محمد علی پکری صدیقی شافعی، ترجمہ: غلام مصطفیٰ القادری۔ ناشر: ساگر پبلیشورز، فرسٹ فلور، ۳۰۰۔ الحمد مارکیٹ، غزنی سڑیت، اردو بازار، لاہور۔ فون: ۰۴۲-۳۷۲۳۰۴۲۳۔ صفحات: ۲۰۰۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔ [شمائل نبوی اور گیارہویں صدی ہجری کے محدث علامہ محمد علی بن علان بن ابراہیم پکری صدیقی شافعی کی عربی تصنیف کا اردو ترجمہ ہے۔ علامہ علی پکری نے روایاتِ احادیث کی صورت میں حسن انسانیت اور ہادی عالم<sup>ؐ</sup> کے شمل و خصال، عادات و معمولات، طبع و مزاج گرامی اور رسول کرمؐ کے استعمال میں رہنے والی اشیاء، سوریوں، بیاس و بستر وغیرہ کا تذکرہ مرتب کیا ہے۔ سیرت پاک<sup>ؐ</sup> کے یہ پہلو بھی لائق اتباع ہیں۔]

⦿ شرح اربعین امام حسین<sup>ؑ</sup>، عبداللہ دانش۔ ناشر: العاصم اسلامک بگس۔ ۲۸۔ لفضل مارکیٹ، ۷۔ اردو بازار، لاہور۔ فون: ۰۴۲-۳۷۲۳۰۴۲۳۔ صفحات: ۲۷۵۔ قیمت: درج نہیں۔ [مرتب نے چند برس قبل

امام حسینؑ کے نضائل و مناقب اور شہادت سے متعلق احادیث رسولؐ اور تاریخی روایات کا ایک مجموعہ اربعین امام حسینؑ کے نام سے شائع کیا تھا۔ اب اسی مجموعے کی شرح، تخریج اور کتاب کے نام میں ایک لفظ کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ اربعین امام حسینؑ عنوان سے تاثر ملتا ہے کہ یہ امام حسینؑ کی جمع کردہ احادیث رسولؐ کا مجموعہ ہے لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ یہ ان سے متعلق روایات ہیں جن کو مرتب نے صحت کے ساتھ پیش کیا ہے۔ [طباعت معیاری ہے۔]

◎ ادب: کس کا، کیوں اور کیسے؟، مولانا حکیم محمد ادریس فاروقی، محمد نہمان فاروقی۔ ناشر: مسلم پبلیکیشنز، ۲۵-ہادیہ حلیمه سٹر، اردو بازار، لاہور۔ فون: ۰۳۲۳۰۰۲۲-۰۳۲۳۷۷۔ صفحات: ۲۷۲۔ قیمت (مجلد): ۳۹۰ روپے۔ [اللہ تعالیٰ، رسول اللہ، قرآن مجید، احادیث رسولؐ، صحابہؓ وآلی بیتؐ، حریم شریفین و دیگر مساجد، ائمہ محدثین و فقہاء، اولیاء کرام، والدین، اساتذہ اور بڑوں کے ادب و احترام پر قرآن و حدیث کی روشنی میں رہنمائی فراہم کی گئی ہے۔ اسلوب عام فہم اور واقعات متندرج مصنف کا زاویہ نظر درست ہے۔]

◎ تربیت اولاد میں ماں کا کردار، عائشہ کرامت شیخ۔ ناشر: اسلامک سروہنگ سوسائٹی، ۱-۱۷۹، احمد بیک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور۔ فون: ۰۳۵۸۲۳۱۹۹-۰۳۲۲۔ صفحات: ۷۷۔ قیمت: درج نہیں۔ [معاشرتی بگاڑ کا بنیادی سبب اخلاق اور دین سے دوری ہے اور نوجوان نسل بالخصوص اس کا ہدف ہے۔ اس انتظام کو روکنے اور نوجوان نسل کی صحیح خلوط پر تربیت کے لیے ایک ماں کا مطلوبہ کردار اور راہنمائی کے اصول اس کتاب پچ میں ایک مختلف اسلوب میں بیان کیے گئے ہیں۔ بچوں کی تربیت کے لیے ایک مختصر اور جامع کتاب۔]

---